۞ ہم اپنے اس فیصلے پر بہت خوش ہیں۔ اور ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ اس کورس سے یہاں کے لوگوں میں مثبت اثرات مرتب ہورہے ہیں۔اور جامعہ دارالعلوم بلتستان غواڑی کے ذمہ داران اور اساتذہ کرام نے جس خوش اسلوبی کے ساتھ اس دورہ کو کامیاب بنانے میں اپنا کردار ادا کیا ہے وہ ہمارے لئے باعث افتخار ہے۔

التراث: آپ نے کئی بار اساتذہ وطلباء جامعہ دارالعلوم سے ملاقات کی ہے،عربی زبان، لب ولہجے ،اور پختگی کے لحاظ سے ان کو کیسا پایا؟

۞ ہماری جامعہ دارالعلوم کے اساتذہ سے دو ملاقاتیں ہوئیں،ہمیں یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ اکثر اساتذہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے فارغ التحصیل ہیں۔ انکی کوششوں پر ہمیں پورا پورا اعتماد ہے،اللہ رب العزت انہیں جزائے خیر دے۔آمین!

التراث: جامعہ دارالعلوم میں عربی ماحول بنانے کیلئے آپ کیا مشورہ دیں گے؟

۞ جامعہ دارالعلوم میں عربی زبان کی ترویج واشاعت کیلئے میرا مشورہ یہ ہے کہ کم ازکم مرحلہ عالیہ میں سارے دروس،امتحانات اور اساتذہ وطلباء کے مابین مناقشات عربی میں ہونے چاہئیں، برصغیر کے اہم مدارس میں اس کا اہتمام ہونے لگا ہے۔

التراث: دور حاضر میں مسلمانان عالم جس قعر مذلت میں گرے ہوئے ہیں،اس سے نکلنے کے اسباب وعوامل کیا ہوسکتے ہیں؟

۞ اس سوال کے جواب میں دو بنیادی چیزیں ہیں:

۱۔ صحیح عقیدے کی ترویج۔

۲۔ کتاب وسنت پر مبنی صحیح علم۔

مسلمانوں کو اس زوال سے نکالنے کیلئے ضروری ہے کہ انکے اندر صحیح عقیدے کی ترویج ہو،جو خالص کتاب وسنت پر مبنی ہو ،پھر دینی علوم کے ساتھ ساتھ دور جدید کے تقاضوں کے تحت عصری علوم میں بھی مسلمانوں کو آگے بڑھکر اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ کیونکہ ہمارے اسلاف کو جو عروج حاصل ہوا، وہ صحیح عقیدے اور کتاب وسنت کی تعلیم اور اپنے اپنے دور کے مروجہ علوم میں دسترس حاصل ہونے کی وجہ سے ہوا تھا۔

التراث: فضیلة الدکتور ! آپ نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود مجلّہ ''التراث'' کیلئے وقت نکالا اور قیمتی معلومات،نصیحتوں اور تجاویز سے ہمیں بہرہ ور کردیا، ہم آپ کے مرہون منت اور شکر گزار ہیں۔ اللہ تعالی آپ کی عمر میں برکت دے اور ایمان وعمل صالح کی دولت سے نوازے اور عالم اسلام کیلئے آپ سے مزید خدمت کروائے۔آمین!

۞ میں بھی اپنی طرف سے اور اپنے ساتھیوں کی جانب سے آپ حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

مذاق کی حیثیت...... شریعت کی روشنی میں

اخونزادہ رضوان اللہ چپلوی

ہمارے معاشرے میں بعض برائیاں اتنی عام ہیں کہ کثرت وقوع کی بنا پر انہیں گناہ سمجھنے کا شعور ہی ختم ہو گیا ہے۔ اور وقت گزاری کا سستا مشغلہ ہی شمار کیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہی معاشرے کو اندر ہی اندر توڑ پھوڑ کر کھوکھلا کرنے کا باعث بنتے ہیں۔

ان معاشرتی برائیوں میں سے ایک مذاق ہے۔ خاص طور پر سادہ اور خاموش طبع افراد کو اس کا شدید نشانہ بنایا جاتا ہے۔ اگر انہیں ﴿ **وجزاء سيئة سيئة مثلها** ﴾ [الشوری ٤٠] کے مطابق منہ توڑ جواب نہ ملنے کا کئی بار تجربہ ہو جائے تو اسے نہ صرف گلی محلے، بازار اور چوپال میں، بلکہ مدرسہ اور مسجد میں بھی مشق ستم کا سامنا رہتا ہے۔ اور بسا اوقات بھلا مانس انسان وقت بے وقت کے بیہودہ مذاق سے متنفر ہو کر مساجد اور تعلیمی اداروں میں جانے سے بھی کترانے لگتا ہے۔ بعض دفعہ ہر وقت کے مذاق سے تنگ آ کر اقدام قتل کی حد تک بھی انتقام کی آگ بھڑکتی ہے۔ یا اچھا بھلا آدمی ذہنی امراض میں مبتلا ہونے کا خدشہ محسوس کرنے لگتا ہے۔

اس حد تک مذاق میں غلو کرنے والے، ایک مسلمان کو اجتماعی عبادت کی فضیلت اور ایک طالب علم کو حصول علم سے روک کر اتنے سنگین جرم کے مرتکب ہوتے ہیں گویا وہ انسانیت کے قاتل اور منافق ہیں۔ رسول رحمت ﷺ نے تو مسلمان کی پہچان ہی یہ بیان فرمائی ہے کہ جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں: ﴿**المسلم من سلم المسلمون من لسانه و يده**﴾ (بخاری کتاب الایمان ٦٩/١ عن عبداللہ بن عمرو، مسلم کتاب الایمان ١٢/٢ عن جابر)

اور مومن کی علامت ان شاندار الفاظ میں بیان فرمائی ہے: **لا يؤمن احدكم حتى يحب لاخيه ما يحب لنفسه** ''تم میں سے کوئی بھی مومن نہیں بن سکتا جب تک اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنی ذات کے لئے پسند کرتا ہے''۔ (بخاری کتاب الایمان ٧٣/١، مسلم ایمان ١٦/٢ عن انس)
اور کوئی بھی شرافت و انسانیت والا شخص دوسرے کے ہاتھوں نشانہ تضحیک بننا پسند نہیں کرتا۔ لہٰذا جو کوئی روز قیامت اللہ مالک یوم الدین کے سامنے جوابدہی کا احساس رکھتا ہوا سے دوسروں کے ساتھ اس طرح کا ظلم نہیں کرنا چاہئے۔

مسلمان بھائیوں کو حقیر سمجھتے ہوئے ان کے ساتھ مذاق کرنا منافقین کے کردار کا حصہ ہے۔ اللہ احکم الحاکمین کا فرمان ہے: ﴿**واذا لقوا الذين اٰمنوا قالوا اٰمنا و اذا خلوا الىٰ شياطينهم قالوا انا معكم انما نحن مستهزء ونO الله يستهزئ بهم و يمدهم فى طغيانهم يعمهونO** ﴾ ''جب یہ اہل ایمان سے ملیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لائے ہیں، اور جب وہ اپنے سرغنوں کے ہاں تنہائی میں ہوتے ہیں تو کہتے ہیں بے شک ہم آپ کے ساتھ ہیں ہم تو صرف مذاق کرنے والے ہیں۔ اللہ پاک بھی ان سے مذاق کرتا ہے اور انہیں ان کی سرکشی میں ڈھیل دیتا ہے، وہ حیرت سے بھٹکتے رہتے ہیں''۔ [البقرة ١٤، ١٥]

اس طرح کے مذاق کرنے والے بدنصیبوں کا انجام محمد مصطفیٰ ﷺ نے یوں بیان فرمایا: ''**ان المستهزئين بالناس يفتح لاحدهم فى الاخرة باب من الجنة فيقال له هلم هلم فيجىء بكربه و**

غمه فاذا جاء ه اغلق دونه ثم يفتح له باب آخر فيقال له هلم هلم فيجيء بكربه و غمه فاذا جاء ه اغلق دونه فما يزال كذالک حتى ان احدهم يفتح له الباب من ابواب الجنة فيقال له هلم هلم فما يا تيه من الياس'' یقیناً لوگوں کو مذاق کا نشانہ بنانے والے کے لئے آخرت کے روز جنت کی طرف سے ایک دروازہ کھولا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ آجاؤ آجاؤ تو وہ تکلیف اور پریشانی کے ساتھ آئے گا۔ جب وہ پہنچے گا تو اس کے لئے دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ پھر اسکے لئے ایک اور دروازہ کھولا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ آجاؤ آجاؤ تو وہ تکلیف اور پریشانی کے ساتھ آئے گا۔ جب وہ پہنچے گا تو اس کے لئے دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ اس کے ساتھ بار بار یہی سلوک کیا جائے گا حتی کہ اس کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھول کر کہا جائے گا کہ آؤ آؤ تو وہ ناامید ہو کر نہیں آئے گا۔'' (كتاب الكبائر ص ٤٥ وقال رواه البيهقي عن الحسن)

اس حدیث اور بعض آیات سے استدلال کر کے امام محمد بن عبدالوہاب نے اس قسم کے مذاق کو گناہ کبیرہ شمار کیا ہے۔

اللہ تعالی نے اصلاح معاشرہ کے ضمن میں اہل ایمان کو آداب معاشرت سکھاتے ہوئے فرمایا﴿ يا ايها الذين اٰمنوا لا يسخر قوم من قوم عسىٰ ان يكونوا خيرا منهم ولا نساء من نساء عسىٰ ان يكنّ خيرا منهن ولا تلمزوا انفسكم ولا تنا بزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الايمان ومن لم يتب فاولئك هم الظلمونo ﴾[الحجرات ١١] ''ایمان والو! لوگ ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑائیں، ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں، ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں۔ اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ اور نہ کسی کو برے لقب سے پکارو۔ ایمان کے بعد فسق نہایت برا نام ہے۔ اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم ہیں''۔

اور اس حکم کی مخالفت کرنے والوں کے لئے وعید سنائی: ﴿ويل لكل همزة لمزةo﴾ ''بڑی خرابی ہے ہر ایسے شخص کی جو عیب جوئی کرنے والا، غیبت کرنے والا ہو'' [الهمزة :١]

بعض مفسرین کہتے ہیں کہ ھمز آنکھوں اور ہاتھ کے اشارے سے کسی کی برائی کرنے اور لمز زبان سے بدگوئی کرنے کو کہتے ہیں۔ (احسن التفاسير ص ١٧٤٤) اور اہل ایمان کی تحقیر اور ان سے مذاق کر کے دل بہلانے والوں کے متعلق ارشاد الہی ہے: ﴿ان الذين اجرموا كانوا من الذين اٰمنوا يضحكونo واذا مروا بهم يتغامزون o واذا انقلبوا الى اهلهم انقلبوا فكهين o واذا رأوهم قالوا ان هؤلآء لضالون o وما ارسلوا عليهم حافظين o فاليوم الذين اٰمنوا من الكفار يضحكونo على الارائك ينظرون o هل ثوب الكفار ماكانوا يفعلونo﴾ ''مجرم لوگ ایمانداروں کی ہنسی اڑایا کرتے تھے۔ اور ان کے پاس سے گزرتے ہوئے آپس میں آنکھوں سے اشارے کرتے تھے۔ جب وہ اپنے گھروں کو لوٹتے تو دل لگی کرتے تھے۔ اور جب انہیں دیکھتے تو کہتے یقیناً یہ لوگ گمراہ ہیں۔ حالانکہ یہ ان پر نگہبان بنا کر تو نہیں بھیجے گئے تھے۔ پس آج (بروز قیامت) ایمان والے ان کافروں پر ہنسیں گے۔ تکیوں پر ٹیکے ہوئے دیکھ رہے ہوں گے۔ کہ اب ان کافروں نے اپنے افعال کا پورا پورا بدلہ پا لیا ہے''۔[المطففين ٢٩-٣٦]

لہذا اہل ایمان کو چاہئے کہ فاسقین اور باطل پرستوں کی تحقیر و استہزاء سے دل برداشتہ نہ ہوں، بلکہ تقویٰ کی روش پر جمے رہیں۔ تاکہ ہم اور وہ دونوں اپنے رب سے اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ حاصل کرسکیں۔ اور دنیا میں ان کے مذاق اور تضحیک کے مقابلے میں ایماندار کا رویہ ایسا ہونا چاہئے ﴿**وعباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض هونا واذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما**o﴾ ''رحمٰن کے پیارے بندے تو وہ ہیں جو زمین میں فروتنی سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے (ناشائستہ طور پر) ہم کلام ہونے لگیں تو وہ سلام کر کے اپنی راہ لیتے ہیں۔'' [الفرقان ٦٣]

مذکورہ بالا نصوص شرعیہ سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ کسی مسلمان کو حقیر سمجھ کر اسے نشانہ تضحیک بنانا جرم بلکہ گناہ کبیرہ ہے۔ اور یہ منافقوں اور کافروں کا ہی شیوہ ہے۔ لہٰذا اہل ایمان پر لازم ہے کہ اس خطرناک اور عاقبت بگاڑنے والی عادت سے توبہ کریں اور ہمیشہ کے لئے اجتناب کریں۔

☆☆☆☆☆☆☆

استدراک

لیکن اس سے یہ مطلب اخذ نہ کیا جائے کہ مسلمان کے لئے ہمیشہ سنجیدہ رہنا ہی فرض ہے، اور مذاق کرنا مطلقاً حرام اور نفاق کی علامت ہے۔ بلکہ اسلام دین فطرت ہونے کے ناطے پیدائش سے لیکر موت تک زندگی کے ہر پہلو کے لئے مکمل لائحہ عمل اور دستور حیات ہے۔

صاحب اسوہ حسنہ رحمۃ للعالمین ﷺ نے اپنے پیارے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ ہنسی مذاق بھی کیا ہے۔ اور اپنے قول و عمل کے ذریعے اس کے لئے بھی حدود و آداب کی رہنمائی فرمائی ہے۔ ان آداب کا خلاصہ درج ذیل ہے:

۱۔ مذاق سے کسی کی تحقیر و تذلیل مقصود نہیں ہونی چاہئے۔

اس قسم کے مذاق کی شرعی حیثیت مذکورہ بالا مضمون سے واضح ہوئی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے مسلمان کی بے عزتی کرنا نہایت تاکید کے ساتھ حرام قرار دیا ہے۔ خطبہ حجۃ الوداع میں رحمۃ للعالمین ﷺ نے امت اسلامیہ کو حقوق انسانی کا عالمی منشور عطا کرتے ہوئے یہ بھی ارشاد فرمایا: '' **ان الله حرم علیکم دماء کم و اموالکم واعراضکم کحرمة یومکم هذا فی شهرکم هذا فی بلدکم هذا**'' بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر آپس میں ایک دوسرے کا خون بہانا، مال ہتھیانا اور عزت پامال کرنا اس قدر حرام قرار دیا ہے، جس قدر تمہارے اس دن (یوم عرفہ) کی حرمت اس مہینے (ذوالحجہ) میں، اس شہر (مکہ مکرمہ) میں ہے۔ [صحیح بخاری کتاب الادب ١٠/٤٧٨]

۲۔ مذاق میں جھوٹ شامل نہیں ہونا چاہئے۔

حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ بعض صحابہ کرامؓ نے تعجب کا اظہار کرتے ہوئے عرض کیا ''یا رسول الله ﷺ انک تداعبنا!'' آپ ہم سے ہنسی مذاق بھی کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا '' **انی لااقول الا حقا**''۔ ''میں مذاق میں بھی حق کے سوا کچھ نہیں کہتا''۔ (ترمذی کتاب البر باب ما جاء فی المزاح ٤/ ٣١٤ وقال هذا حدیث حسن صحیح) حضرت معاویہ بن حیدہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو

فرماتے ہوئے سنا ''**ویل للذی یحدث بالحدیث لیضحک به القوم فیکذب ، ویل لهٗ ویل لهٗ** '''' ہلاکت ہو اس شخص کے لئے جو لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولتا ہے۔ اس کے لئے تباہی ہو، اس کے لئے افسوس ہو۔'' (ترمذی کتاب الزهد ٤ / ٤٨٣ وقال هذا حدیث حسن، و حسنه الالبانی ایضا)

۳۔ مذاق میں بھی شرم و حیا کا مکمل اہتمام ہونا چاہئے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''.......... **والحیاء شعبة من الایمان** '''' شرم وحیا ایمان کی شاخوں میں سے ایک عظیم شاخ ہے''۔ (مسلم کتاب الایمان ٢ / ٥)

صحیح مسلم ہی کی دوسری حدیث ہے۔ ''**الحیاء خیر کله** '' یعنی شرم وحیا سر تا پا بھلائی ہے۔ (مسلم کتاب الایمان ٢ / ٧)

نیز ہمارے رسول ﷺ کے فرمان کے مطابق سابقہ انبیاءؑ سے ماثور حکمت بھری باتوں میں یہ بھی شامل ہے۔ ''**اذا لم تستحی فاصنع ما شئت** '' جب شرم وحیا سے بندہ عاری ہو جائے تو جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے''۔[بخاری کتاب الانبیاء ٦ / ٥٩٥ عن ابی مسعود] لہٰذا بندہ مومن سنجیدہ ہو یا مزاح کی طرف مائل، بہر حال اسے حیا کے پردے کو ترک کرنے کی اجازت دین اسلام میں نہیں ہے۔

۴۔ مذاق کرتے ہوئے کسی کا سامان نہ چھپایا جائے ۔

عن عبدالله بن السائبؓ بن یزیدؓ بن ثمامة الکندی عن ابیه عن جدهؓ انه سمع رسول الله ﷺ یقول '' **لا یاخذن احدکم متاع اخیه لاعبا ولا جادا ومن اخذ عصا اخیه فلیردها** ''۔ تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کا کوئی سامان نہ لے نہ سنجیدگی سے نہ مذاقاً، اور جس کسی نے اپنے بھائی کی لاٹھی ہی لی ہو اسے بھی واپس لوٹانی چاہیے۔''[ابو داؤد ،الادب ٥ / ٢٧٣]

۵۔ مذاق کرتے ہوئے کسی کو ڈرانا حرام ہے ۔

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ کہتے ہیں کہ ہمیں صحابہ کرامؓ نے بتایا کہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، ایک صحابی سویا ہوا تھا، دوسرے شخص نے ایک رسی لی اور اسے گھسیٹتے ہوئے لے گیا تو سوئے ہوئے شخص نے (اسے سانپ سمجھ کر) خوف سے اس کو تھام لیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا'' **لا یحل لمسلم ان یروع مسلماً** '' کسی مسلمان کے لئے دوسرے مسلمان کو ڈرانا حلال نہیں۔''(ابو داؤد ،الادب ٥ / ٢٧٣)

۶۔ مذاق کے طور پر اسلحہ یا کسی آہنی چیز سے مارنے کا اشارہ کرنا حرام ہے ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا'' **لا یشیر احدکم علی اخیه بالسلاح فانه لا یدری لعل الشیطن ینزع فی یده فیقع فی حفرة من النار** ''۔ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی طرف اسلحہ لے کر اشارہ نہ کرے، اسے بالکل معلوم نہیں شاید شیطان اس کے ہاتھوں سے لگوا ہی دے تب وہ جہنم کے گڑھے میں پڑ جائے۔(بخاری کتاب الفتن ١٣ / ٢٦، مسلم کتاب البر ١٦ / ١٧٠)

اس طرح دوسری حدیث میں ہے: قال ابو القاسم ﷺ ''**من اشار الی اخیه بحدیدة فان الملٰئکة تلعنه حتیٰ یدعه وان کان اخاه لابیه وامه**'' ''جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی طرف کسی

لوہے سے مارنے کا اشارہ کرے تو فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں یہاں تک کہ وہ اشارہ کرنا چھوڑ دے، اگرچہ جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہو وہ اس کا سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔" (مسلم حوالہ مذکورہ ١٦/١٦٩)

یعنی اگرچہ مذاق اتنا بے ضرر ہو کہ اس کو نقصان پہنچانے کا ادنیٰ سا شائبہ بھی نہ ہو پھر بھی یہ حرام اور لعنتی کام ہے۔ اس ثبوت لعنت کی بنیاد پر امام محمد بن عبدالوہابؒ نے ہنسی مذاق کے طور پر لوہے سے اشارہ کرنے کو کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے۔(کتاب الکبائر صفحہ ٦٨)

۷۔ مذکورہ شرائط و آداب کے ساتھ بھی کثرت مذاق سے اجتناب کیا جائے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا".........**ولا تکثر الضحک، فان کثرة الضحک تمیت القلب**" زیادہ ہنسا نہ کرو، کیونکہ ہنسی کی کثرت دل کو مردہ کر دیتی ہے"۔ (ترمذی کتاب الزھد ٤/٤٧٨ و حسنه الالبانی) اسی لئے حدیث شریف کے عظیم و مقدس ذخیرے میں نبی کریم ﷺ سے مذاق کی روایتیں بہت کم ملتی ہیں۔ذیل میں منتخب نمونے پیش کیے جاتے ہیں:

۱۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ عبداللہؓ نامی ایک شخص جس کا لقب حمار تھا، اپنی ظریفانہ باتوں سے رسول پاک ﷺ کو ہنسایا کرتا تھا۔(بخاری کتاب الحدود ١٢/ ٧٧)

۲۔ حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس سواری کا جانور مانگنے آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا"ہم تجھے سواری کے لئے اونٹنی کا بچہ دیں گے"۔اس نے حیرت سے کہا: میں اونٹنی کے بچے سے کیا کروں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا" **وهل تلد الابل الا النوق ؟!**" کیا سارے اونٹ اونٹنیوں سے ہی نہیں پیدا ہوتے؟"

یعنی رسول اللہ ﷺ نے مذاقاً بڑے اونٹ کو اونٹنی کا بچہ فرمایا۔(ابوداؤد کتاب الادب ٥/٦٧، ترمذی کتاب البر ٤/٣١٤ وقال حسن صحیح غریب)

۳۔ حضرت عوف بن مالکؓ کہتے ہیں کہ میں غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ اس وقت آپ ﷺ چمڑے کے خیمے میں تھے، میں نے سلام کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا"**ادخل**" اندر آؤ۔میں نے کہا"اکلی یا رسول الله ﷺ؟" کیا میرا سارا جسم اندر آؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا" **کلک**" ہاں پورا جسم اندر لے آؤ" پھر میں اندر گیا۔(ابو داؤد کتاب الادب ٥/٢٧٢)

عوفؓ نے خیمہ چھوٹا پا کر مذاق کیا تھا۔کہ میرا جسم اندر سما سکے گا یا نہیں؟ آپ ﷺ نے اس مذاق کو قبول فرما کر اسی انداز میں جواب دیا۔

۴۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے آواز دیتے ہوئے فرمایا" **یا ذا الاذنین**" یعنی"اے دو کانوں والے!"(ابو داؤد ٥/٢٧١، ترمذی ٤/٣١٥ وقال صحیح غریب)

امام خطابی کہتے ہیں کہ اس میں مذاق کے علاوہ ایک لطیف تنبیہ بھی ہے یعنی چونکہ تمہارے دو کان ہیں جو کہ سننے کے لئے ہیں۔اس لئے میری بات غور سے سنو۔(معالم السنن ٥/٢٧٢)

۵۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ دیہات سے زاہرؓ نامی ایک شخص رسول اللہ ﷺ کو تحفہ بھیجا کرتا تھا، وہ نہایت خوش مزاج تھا، مگر اس کی شکل اچھی نہ تھی۔ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ اس کو پیچھے سے پکڑ کر کہنے لگے"**من**